صلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

راہِ جنت

احادیث نبویہ ﷺ میں سے چند منتخب احادیث

مؤلفہ

مسز رخسانہ غوری

باہتمام

عبدالعزیز غوری

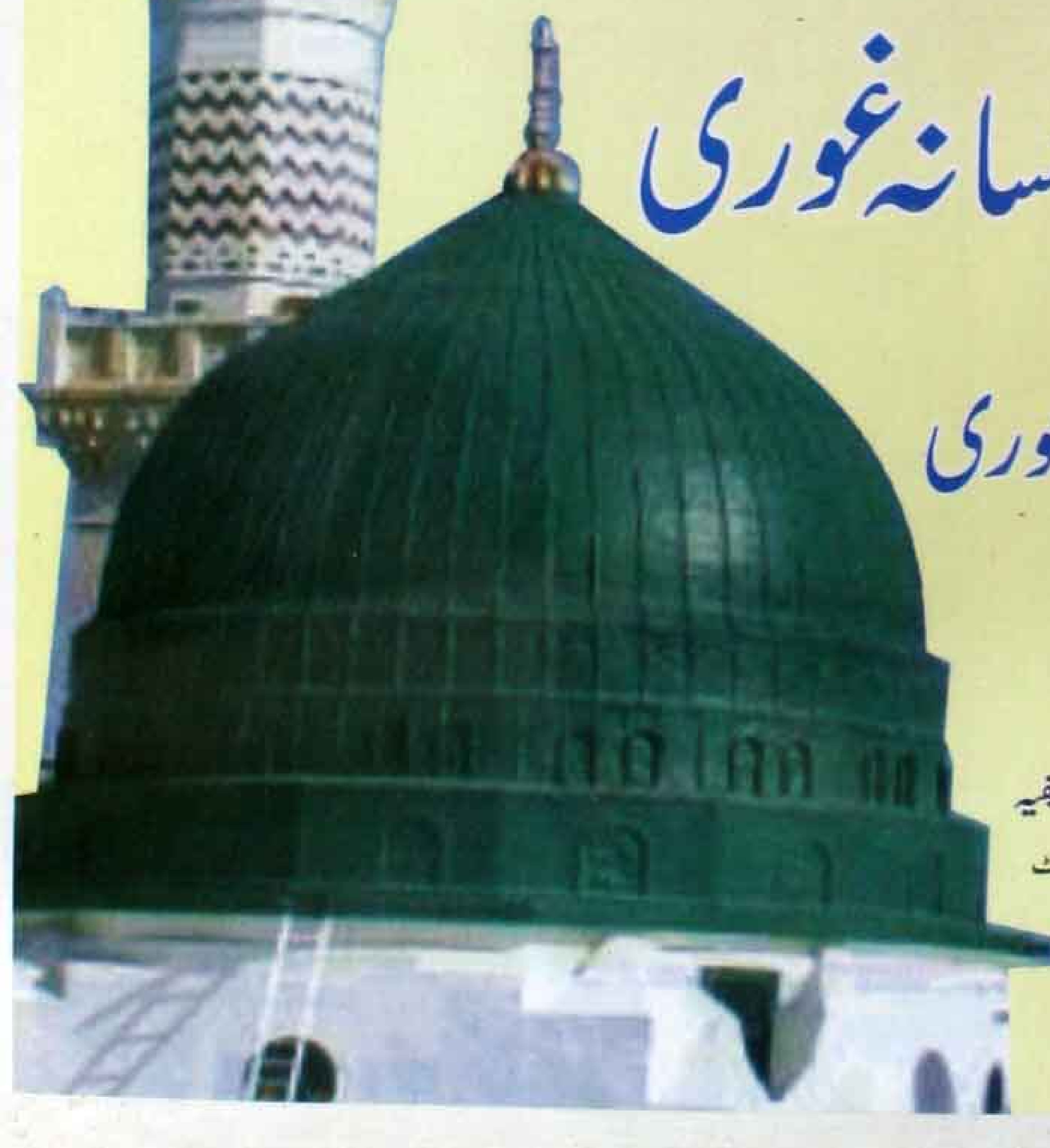

مکتبہ مدرسہ جیلانیہ رضویہ سیفیہ

گلی نمبر 16 حسنین آباد لاہور کینٹ

0301-4056499

راہِ جنت

احادیث نبویہ ﷺ میں سے چند منتخب احادیث

مؤلفہ

مسز رخسانہ غوری

بااہتمام

عبدالعزیز غوری

ترتیب

ابونعمان پیر محمد رمضان عابدی رضوی سیفی

بانی ومہتمم مدرسہ جیلانیہ رضویہ

marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب راہِ جنت

پروف ریڈنگ علامہ حافظ عرفان اللہ عابدی سیفی حفظہ اللہ تعالیٰ

پرنسپل جامعہ جیلانیہ رضویہ نادر آباد لاہور کینٹ

ترتیب ابونعمان پیر محمد رمضان عابدی رضوی سیفی

خصوصی کاوش محمد عدنان عزیز غوری

نظرثانی صاحبزادہ قاری محمد نواز سیالوی

اشاعت اول جولائی 2010

تعداد ایک ہزار

کمپوزر مغل پرنٹرز والٹن روڈ ہور کینٹ

پرنٹر اکبر امین پریس لاہور

ہدیہ

marfat.com

انتساب

اس عظیم ہستی کے نام جس نے سنت کی ترویج
بدعت کی بیخ کنی کا کام اس خوبصورت انداز سے کیا کہ
لاکھوں لوگ آج سنت کے پیکر نظر آتے ہیں یعنی

محبوب سبحانی، امام خراسان، شہباز لامکاں
قیوم زماں، برہان الواصلین، قدوۃ السالکین

حضرت اخندزادہ پیر
سیف الرحمٰن
مبارک رحمتہ اللہ علیہ
پیرارچی وخراسانی

marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاء ،گفتگو اور خاموشی کا بیان

☆ حضرت ابو سعید خدریؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کنواری لڑکی سے زیادہ حیاء والے تھے جو اپنے پردے میں ہوتی ہے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ہم وہ ناپسندیدگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر دیکھ لیتے تھے۔

☆ حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حد درجہ حیاء والے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بھی چیز کا سوال کیا جاتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عطاء فرمادیتے۔

☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے،فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لمبی خاموشی والے تھے (یعنی زیادہ تر خاموش رہا کرتے تھے)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی گفتگو فرماتے تھے کہ اگر شمار کرنے والا اسے شمار کرے تو اسے شمار کر سکتا ہے۔

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے،فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح فر فر تیزی سے بات نہیں کرتے تھے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صاف، واضح اور ٹھہر ٹھہر گفتگو فرماتے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوتے اسے یاد کر لیتے ہیں۔

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات کرتے تو اسے تین مرتبہ دہراتے ، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوری بات سمجھ لی جاتی اور جب لوگوں کے پاس تشریف لا کر انہیں سلام کہتے تو تین مرتبہ سلام کہتے۔

☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سو سے زیادہ مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھنے کا شرف حاصل کیا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم شعر ایک دوسرے کو سناتے اور امور جاہلیت کی اشیاء کا باہم تذکرہ کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہتے اور کبھی کبھی ان کے ساتھ تبسم فرماتے۔

marfat.com

☆ حضرت سماکؒ نے حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت کیا، حضرت سماکؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر سے پوچھا کہ کیا آپؓ رسول اکرم ﷺ کی ہم نشینی اختیار کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ہاں !اور آپ ﷺ زیادہ تر خاموش رہتے تھے آپ ﷺ کے پاس صحابہ کرامؓ ایک دوسرے کو شعر سناتے اور امور جاہلیت کی اشیاء کا تذکرہ کرتے اور ہنستے تھے

تو جب وہ ہنستے تھے تو آپ ﷺ ان کے ساتھ تبسم فرماتے تھے۔

☆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تھے تو دوران گفتگو تبسم فرماتے تھے۔

☆ حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ اکتاہٹ کے خدشے سے نبی کریم ﷺ نصیحت فرما کر تمام دنوں میں ہماری نگہبانی فرماتے تھے۔(یعنی لمبا وعظ نہیں فرماتے تھے کہ ہم اکتا جائیں

آپ ﷺ سے محبت کرنے والے، آپ ﷺ کے بعد والوں میں سے جس نے آپ ﷺ کے دین کو غالب کیا اور آپ ﷺ کی امت کی فضیلت کا بیان

☆ حضرت معاویہؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ چمٹا رہے گا۔ جو اسے رسوا کرنا چاہے گا اور اس کی مخالفت کرے گا تو اسے (یعنی اس گروہ کو) کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے گا (یعنی قیامت) درآں حالیکہ وہ گروہ اسی حالت پر ہوگا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ قبرستان کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا **السلام علیکم دارقوم مئومنین و انا بکم انشاء**

marfat.com

الله لاحقون،، اے گروہ مؤمنین کے گھر تم پر سلامتی ہو! اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ کاش میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لوں تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی

یارسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ تو فرمایا کہ تم تو صحابی (ساتھی) ہو اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی نہیں آئے بعد میں آئیں گے اور میں حوض کوثر پران کا پیش خیمہ ہونگا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! جو آپ کی امت میں بعد آئے گا آپ ﷺ اسے کیسے پہچانیں گے؟ تو فرمایا کہ دیکھو! اگر ایک آدمی کا سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والا گھوڑا کالے مشکی گھوڑوں میں کھڑا ہو تو کیا وہ اپنا گھوڑا نہیں پہچان پائے گا؟ انہوں نے عرض کی کیوں نہیں ! ضرور پہچان لے گا۔ تو فرمایا کہ وہ بھی قیامت کے دن وضو کی وجہ سے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں گے اور میں حوضِ کوثر پران کا پیش خیمہ ہوں گا۔ تو میرے حوض پر سے کچھ لوگ ضرور ہانک دیے جائیں گے جیسے راہ سے بھٹکا ہوا اونٹ ہانک دیا جاتا ہے۔ میں انہیں آواز دوں گا کہ ادھر آؤ، ادھر آؤ۔ تو کہا جائے گا کہ انہوں نے دین کو بدل دیا تھا (یعنی دین میں نئی باتیں نکال لی تھیں) تو میں کہوں گا کہ

دور رہو! دور رہو! دور رہو!

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں جن سے مجھے شدید محبت ہے وہ، وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہونگے۔

ان میں سے ہر ایک یہ چاہے گا کہ اپنے اہل وعیال اور مال ودولت کے بدلے مجھے دیکھ لے

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے ایک پر ایک ایسا دن ضرور آئے گا کہ وہ مجھے نہیں دیکھ پائے گا۔ پھر اس کے نزدیک مجھے دیکھنا اپنے اہل وعیال اور مال ودولت

marfat.com

کے برابر دے کر بھی زیادہ محبوب ہوگا

☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں، یہودیوں اور نصرانیوں کی مثال اس آدمی کی مثال کی مانند ہے جس نے کچھ لوگوں کو اجرت پر لیا کہ وہ اس کے لئے ایک معین اجرت پر ایک دن رات ہونے تک کام کریں گے تو انہوں نے نصف دن تک اس کا کام کیا اور کہا کہ جو اجرت تو نے ہمارے لئے مقرر کی ہے ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں اور جو کام ہم نے کیا ہے وہ بھی لغو ہے۔ تو اس آدمی نے کہا کہ ایسے مت کرو! اپنا باقی کام مکمل کرو اور اپنی پوری اجرت لے لو تو انہوں نے انکار کر دیا اور کام چھوڑ دیا۔ پھر اس نے کچھ اور لوگوں کو ان کے بعد اجرت پر لیا اور کہا اس دن کا بقیہ حصہ تم کام کرو تو تمہارے لئے اتنی ہی اجرت ہوگی جو میں نے ان کے لئے مقرر کی تھی تو انہوں نے کام کیا یہاں تک کہ جب نماز عصر کا وقت قریب تھا تو انہوں نے کہا کہ جو ہم نے کام کیا وہ لغو اور باطل ہے اور اس کام میں جو اجرت تم نے مقرر کی تھی وہ تم رکھو تو اس آدمی نے کہا کہ اپنا باقی کام مکمل کر لو۔ دن کا تھوڑا سا حصہ تو باقی رہتا ہے تو انہوں نے بھی انکار کر دیا

پھر اس نے کچھ اور لوگ اجرت پر لئے کہ وہ اس کے لئے دن کا بقیہ حصہ کام کریں تو انہوں نے اس دن کا بقیہ حصہ کام کیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور انہوں نے پہلے دونوں گروہوں کی پوری اجرت حاصل کر لی۔ تو یہی ہے مثال ان کی اور جن لوگوں نے اس نور کو قبول کیا ان کی

﴿ایمان، اسلام اور احسان﴾

ایمان کا بیان

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

ایمان کی ستر سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں جن میں سب سے افضل **لا الہ الا اللہ** (یعنی وحدانیت الٰہی) کا اقرار کرنا ہے اور ان میں سب سے نچلا درجہ کسی تکلیف دہ چیز کا راستے سے دور

marfat.com

کر دینا ہے اور حیاء بھی ایمان کی ایک (اہم) شاخ ہے،،

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس (اور ایک روایت میں ہے کہ اسلام کی مٹھاس) کو پالے گا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل اور اس کا رسول ﷺ اسے باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں۔ جس شخص سے بھی اسے محبت ہو وہ محض اللہ تعالیٰ عزوجل کی وجہ سے ہو، کفر سے نجات پانے کے بعد دوبارہ (حالت) کفر میں لوٹنے کو وہ اسی طرح ناپسند کرے جیسے وہ خود کو آگ میں پھینکا جانا ناپسند کرتا ہے

☆ حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفیؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اسلام کے متعلق مجھے کوئی ایسی بات بتادیں کہ پھر میں آپ ﷺ کے بعد (اور ابو اسامہ سے مروی ہے کہ عرض کیا! آپ ﷺ کے سوا) اسے کسی اور سے دریافت نہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو!

میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا، پھر اس پر پختگی سے قائم رہو

☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے گھر والوں، اس کے مال اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جاؤں،،

☆ حضرت عبد اللہ بن ہشامؓ سے مروی ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ نے حضرت عمر بن خطابؓ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ مجھے اپنی جان کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ اس پر نبی پاک ﷺ نے فرمایا: نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے!

جب تک میں تمہیں اپنی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں، (تم اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے

marfat.com

) حضرت عمرؓ نے عرض کیا: اللہ رب العزت کی قسم! اب آپ ﷺ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمرؓ اب تمہارا ایمان کامل ہوا ہے

☆ حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کی، اللہ تعالیٰ کے لئے عداوت رکھی، اللہ تعالیٰ کے لئے دیا اور اللہ تعالیٰ کے لئے دینے سے ہاتھ روک لیا۔ پس اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا ہے۔

﴿حقیقتِ ایمان کا بیان﴾

امام عبدالسلام بن ابی لصلت الہروی امام علی بن موسیٰ الرضا سے وہ اپنے والد (امام موسیٰ الرضا) سے وہ امام جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد (امام محمد الباقر) سے وہ امام علی بن حسین وہ اپنے والد (امام حسینؓ) سے وہ (اپنے والد) حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان دل سے پہچاننے، زبان سے اقرار کرنے اور ارکان پر عمل کرنے کا نام ہے۔ (امام ابن ماجہ کے شیخ) امام ابوصلت ہروی فرماتے ہیں کہ اگر یہ سند عَن عَلِیّ بنِ مُوسیٰ الرِّضَا، عن ابیہ، عن جعفر بن محمد، عن ابیہ، عن علی بن الحسین، عن ابیہ، عن علی بن ابی طالب

کسی پاگل پر پڑھ کر دم کی جائے تو وہ ٹھیک ہو جائے۔

☆ حضرت حارث بن مالک انصاریؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا: اے حارث! تو نے کیسے صبح کی؟ انہوں نے عرض کی: میں نے سچے مومن کی طرح (یعنی حقیقت ایمان کے ساتھ) صبح کی، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً ہر ایک شے کی کوئی نہ کوئی حقیقت ہوتی ہے، سو تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ عرض کی (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) میرا نفس دنیا سے بے رغبت ہو گیا ہے اور اسی وجہ سے اپنی راتوں میں بیدار اور دن میں (دیدارِ الٰہی کی طلب میں) پیاسا رہتا ہوں اور حالت یہ ہے گویا میں اپنے رب کے عرش کو سامنے ظاہر دیکھ رہا

marfat.com

ہوں اور اہل جنت کو ایک دوسرے سے ملتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور دوزخیوں کو تکلیف سے چلاتے دیکھ رہا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حارث! تو نے (حقیقتِ ایمان کو) پہچان لیا، اب (اس سے) چمٹ جا۔ یہ کلمہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔،،

اور یہی روایت حضرت انس بن مالکؓ سے ان الفاظ کے اضافے کے ساتھ مروی ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے حقیقت ایمان کو پالیا، پس اسی حالت کو قائم رکھنا، تو وہ مومن ہے جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے نور سے بھر دیا ہے۔،،

☆ حضرت عمرو بن جموحؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ اس وقت تک حقیقت ایمان کو نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (کسی سے) ناراض اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (کسی سے) راضی نہ ہو (یعنی اس کی رضا کا مرکز ومحور فقط خوشنودی ذاتِ الٰہی ہو جائے) اور جب اس نے یہ کام کر لیا تو حقیقت ایمان کو پالیا، اور بے شک میرے احباب، اور اولیاء وہ لوگ ہیں کہ میرا ذکر کرنے سے وہ یاد آ جاتے ہیں اور ان کا ذکر کرنے سے میں یاد آ جاتا ہوں (میرے ذکر سے ان کی یاد آ جاتی ہے اور ان کے ذکر سے میری یاد آ جاتی ہے یعنی میرا ذکر ان کا ذکر ہے اور ان کا ذکر میرا ذکر ہے۔،،

☆ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی بندہ کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کا دل درست نہ ہو اور دل اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو جائے، اور کوئی بھی شخص اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی اذیت سے محفوظ نہ ہو جائے۔،،

marfat.com

☆ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں اخلاق ایمان سے ہیں: جب کسی کو غصہ آئے تو وہ غصہ اسے (عمل) باطل میں نہ ڈال دے، اور جب کوئی خوش ہو تو وہ خوشی اسے حق سے نکال نہ دے اور وہ شخص جو قدرت رکھتا ہے مگر پھر بھی وہ چیز نہیں لیتا جو اس کی نہیں ہے۔''

﴾مومن کی علامات اور صفات کا بیان﴿

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اللہ عزوجل پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے اپنے ہمسائے کو نہ ستائے اور اللہ عزوجل پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے منہ سے اچھی بات نکالے یا خاموش رہے۔''

حضرت ابو موسیٰ (اشعری)ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایک (مضبوط) دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے اور (اس بات کی وضاحت کے طور پر) آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالیں۔''

☆ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس

marfat.com

وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے (اور مسلم نے یہ اضافہ کیا) یا حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے پڑوسی کے لئے ہے۔''

''حضرت ابوشُریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! وہ مومن نہیں، خدا کی قسم! وہ مومن نہیں، خدا! کی قسم! وہ مومن نہیں۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کون) مومن نہیں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے محفوظ نہیں۔''

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومنین کی مثال ایک دوسرے پر رحم کرنے، دوستی رکھنے اور شفقت کا مظاہرہ کرنے میں ایک جسم کی طرح ہے، چنانچہ جب جسم کے کسی بھی حصہ کو تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم بے خوابی اور بخار میں اس کا شریک ہوتا ہے۔''

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا تم جانتے ہو مومن کون ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: مومن وہ ہے جس سے اہل ایمان اپنی جان و مال پر محفوظ ہوں اور مہاجر وہ ہے جس نے برائی چھوڑ دی اور اس سے پرہیز کیا۔''

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن اپنے بھائی کے لئے آئینہ ہے جب وہ اس میں کوئی برائی دیکھتا ہے تو اس برائی کی اصلاح کر لیتا ہے۔''

﴿اسلام کا بیان﴾

☆ حضرت عمر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روائت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا

marfat.com

"۔

☆ حضرت سمرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، حج اور عمرہ کرو، استقامت اختیار کرو، تمہیں استقامت دی جائے گی۔"

☆ حضرت عمرو بن مرہ جہنیؓ نے بیان کیا کہ قبیلہ قضاعہ کے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں اگر میں گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے (سچے) رسول ہیں، پانچوں نمازیں پڑھوں، ماہ رمضان کے روزے بھی رکھوں، اور اس ماہ میں قیام بھی کروں اور زکوٰۃ بھی ادا کروں؟ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس حالت میں فوت ہو جائے وہ روز قیامت صدیقوں اور شہیدوں میں سے ہوگا۔"

☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانچ کام ایسے ہیں جنہیں جو شخص بھی ایمان کی حالت میں سرانجام دے گا، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ جو شخص وضو، رکوع، سجود اور اوقات کا خیال رکھ کر پانچ وقت کی نماز کی پابندی کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے اور زکوٰۃ ادا کر کے اپنے نفس کی پاکیزگی کا سامان کرے اور امانت ادا کرے۔"

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز قائم کی۔ زکوٰۃ ادا کی، بیت اللہ کا حج ادا کیا، رمضان کے روزے رکھے اور مہمان نوازی کی وہ جنت میں داخل ہو گیا۔"

☆ حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں جہاد کے لئے حرقہ کی طرف روانہ کیا جو قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ ہے۔ ہم صبح وہاں پہنچ گئے اور انہیں شکست دے دی۔ میں نے اور ایک انصاری نے مل کر اس قبیلہ کے ایک

marfat.com

شخص کو گھیر لیا، جب ہم اس پر غالب آ گئے تو اس نے کہا: **لا الٰہ الا اللہ**۔ انصاری تو اس کی زبان سے کلمہ سن کر الگ ہو گیا لیکن میں نے نیزہ مار مار کر اسے ہلاک کر ڈالا۔ جب ہم واپس آئے تو حضور نبی اکرم ﷺ کو بھی اس واقعہ کی خبر ہو چکی تھی ۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے اسامہ! تم نے اسے کلمہ پڑھنے کے بعد قتل کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس نے جان بچانے کے لئے کلمہ پڑھا تھا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تم نے اسے کلمہ پڑھنے کے بعد قتل کیا؟ حضور ﷺ بار بار یہ کلمات دہرا رہے تھے اور میں افسوس کر رہا تھا کہ کاش آج سے پہلے اسلام نہ لایا ہوتا۔

☆ حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص نے اسلام قبول کر لیا اور اس کا اسلام خوب نکھرا تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام گزشتہ خطائیں معاف فرما دیتا ہے اور پھر اس کے بعد اس کا بدلہ ہے۔ اس کی ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک ہے اور برائی کا صرف اسی کے برابر ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس سے بھی درگزر فرما دے۔،،

☆ حضرت عدی بن حاتم طائیؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عدی بن حاتم! اسلام قبول کر لو، سلامتی میں رہو گے۔ میں نے عرض کیا: اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ ہوں اور تقدیر پر ایمان لاؤ، خواہ بھلی ہو یا بری، شیریں ہو یا تلخ

☆ حضرت معاویہ بن حیدیؓ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے؟ میں اس وقت تک آپ ﷺ کے پاس نہیں آیا جب تک میں نے اپنی انگلیوں کے برابر قسم نہ کھالی کہ آپ کے پاس نہیں آؤں گا۔ وہ کونسی چیز ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا؟ فرمایا: اسلام، عرض کی

marfat.com

گئی: اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تو اپنا دل اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے اور اپنا رُخ اللہ تعالیٰ کی طرف کر لے اور یہ کہ تو فرض نماز ادا کر اور فرض زکوٰۃ ادا کر، یہ دونوں فرض نماز و زکوٰۃ دو مددگار بھائی ہیں اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کی توبہ قبول نہیں فرماتا جس نے اسلام لانے کے بعد شرک کیا۔،،

حضرت ابوایوب انصاریؓ روایت کرتے ہیں کی ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ مجھے ایسا عمل بتائے جس کو سرانجام دینے سے میں جنت میں داخل ہوسکوں (اس آدمی کو آگے بڑھتے اور نبی پاک ﷺ سے مخاطب ہوتے دیکھ کر) لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ اسے کیا ہوا ہے؟ کیوں اس طرح بات کر رہا ہے؟ اس پر نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ نہیں ہوا۔ اسے مجھ سے کام ہے: اسے کہنے دو۔ پھر آپ ﷺ نے اس شخص کو مخاطب کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رشتہ داروں سے میل جول رکھو اور حسن سلوک کرو۔،،

☆ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں نجد کا رہنے والا ایک شخص اس طرح حاضر ہوا کہ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اس کی گنگناہٹ تو سنائی دیتی تھی مگر بات سمجھ میں نہیں آتی تھی، حتی کہ جب وہ نزدیک آیا تو معلوم ہوا کہ اسلام کے متعلق دریافت کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: دن اور رات کے (چوبیس گھنٹوں) میں پانچ نمازیں (فرض ہیں) اس نے پوچھا: کیا ان کے علاوہ کوئی اور نماز بھی مجھ پر فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: فرض نہیں ہے۔ ہاں اگر تم نفل نماز ادا کرنا چاہو تو کر سکتے ہو اور آپ نے فرمایا: ماہِ رمضان کے روزے (فرض) ہیں۔ اس سائل نے دریافت کیا: کیا رمضان کے علاوہ کوئی اور روزہ بھی مجھ پر (فرض) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (فرض) نہیں ہے البتہ اگر تم نفل رکھنا چاہو تو رکھ سکتے ہو۔ آپ نے اسے زکوٰۃ کے بارے میں بھی بتایا: اس شخص نے دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ بھی

marfat.com

مجھ پر کوئی ادائیگی ضروری ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا (فرض) نہیں ہاں البتہ اگر تم رضا کارانہ طور پر کچھ (صدقہ) دینا چاہو تو دے سکتے ہو۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر وہ شخص واپس جانے کے لئے مڑ گیا اور کہتا جاتا تھا: بخدا! میں نہ اس میں کوئی اضافہ کروں گا اور نہ کسی قسم کی کمی کروں گا۔ آپ ﷺ نے (اس شخص کی یہ بات سن کر) وہ فلاح پا گیا اگر اس نے اپنی بات سچ کر دکھائی۔،،

☆ حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک دیہاتی حاضر ہوا ،اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میرے ایسے عمل کی طرف راہنمائی فرمائیں جس کو انجام دینے سے میں جنت میں داخل ہو سکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ عبادت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ فرض نمازیں اور مقررہ زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اس اعرابی نے کہا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں ان احکام پر کوئی اضافہ نہ کروں گا۔ پس جب وہ شخص واپس جانے کے لئے مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو کسی جنتی کو دیکھنے کی سعادت حاصل کرنا چاہے تو اسے دیکھ لے۔،،

مسلمان کی علامات اور صفات کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: کون سا مسلمان افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔،،

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں اور حقیقی مہاجر وہ ہے جس نے ان کاموں کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔،،

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان

marfat.com

اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جس سے لوگوں کی جانیں اور مال محفوظ ہوں۔،،

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ (مشکل حالات میں) اسے بے یارو مددگار چھوڑتا ہے جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے کام آتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی مشکل حل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی اُخروی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔،،

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، اور ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دو، اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، اور ایک دوسرے سے رخ نہ موڑو، اور تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے سودے پر اپنا سودہ نہ کرے۔ اے اللہ تعالیٰ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر نہ تو ظلم کرتا ہے اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے، اور نہ ہی اسے حقیر جانتا ہے تقویٰ اور پرہیز گاری یہاں ہے (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ اپنے سینہ اقدس کی طرف اشارہ کیا)۔ کسی مسلمان کے لئے اتنی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ایک مسلمان پر دوسرے کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت (وآبرو پامال کرنا) حرام ہے

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس سے خیانت کرتا ہے اور نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت (کی پامالی) اس کا مال اور اس کا خون حرام ہے (آپ ﷺ نے قلب اطہر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) تقویٰ یہاں ہے، کسی مسلمان کے لئے اتنی برائی ہی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔،،

marfat.com

مسلمان کے مسلمان پر حقوق کا بیان

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، اس کے جنازہ کے ساتھ جانا، اس کی دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔،،

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں: عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ کون سے حق ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو مسلمان کو ملے تو اسے سلام کر، اور جب وہ تجھے دعوت دے تو قبول کر، اور جب وہ تجھ سے مشورہ چاہے تو اسے اچھا مشورہ دے، اور جب وہ چھینکے اور **الحمد للہ** کہے تو تو بھی جواب میں (**یرحمک اللہ**) کہہ، اور جب بیمار ہو تو اس کی تیمارداری کر، اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ شامل ہو۔،،

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اگر وہ مظلوم ہو تب تو میں اس کی مدد کروں لیکن مجھے یہ بتائیے کہ جب وہ ظالم ہو تو میں اس کی مدد کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے ظلم سے باز رکھو، یا فرمایا: (اسے ظلم سے) روکو، کیونکہ یہ بھی اس کی مدد ہے۔،،

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا اور تو نے میری مزاج پرسی نہیں کی۔ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں تیری بیمار پرسی کیسے کرتا جبکہ تو خود تمام جہانوں کا پالنے والا ہے؟ ارشاد ہوگا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تو نے اس کی مزاج پرسی نہیں کی۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو مجھے اس کے پاس موجود پاتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا؟ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار میں تجھے کھانا کیسے

marfat.com

کھلاتا جبکہ تو خود تمام جہانوں کا پالنے والا ہے؟ ارشاد ہوگا: کیا تجھے معلوم نہیں میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا؟ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا ثواب میری بارگاہ سے پاتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا اور تو نے مجھے پانی نہیں پلایا؟ بندہ عرض کرے گا: پروردگار: میں تجھے پانی کیسے پلاتا جبکہ تو رب العالمین ہے؟ ارشاد ہوگا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے پانی نہیں پلایا۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کا ثواب میری بارگاہ سے پاتا؟،،

﴿احسان کا بیان﴾

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اچانک ایک شخص ہماری محفل میں آیا، اس کے کپڑے نہایت سفید، بال گہرے سیاہ تھے، اس پر سفر کے کچھ بھی اثرات نمایاں نہ تھے اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہ تھا۔ بالآخر وہ شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ ﷺ کے گھٹنے سے گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا اور اس نے دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر رکھ لئے اور عرض کیا: یا محمد مصطفیٰ ﷺ! مجھے بتائیں: اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور تو نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، اور اگر استطاعت ہے تو بیت اللہ کا حج کرے۔ اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق بھی کرتا ہے۔ اس کے بعد اس نے عرض کیا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ پر، فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے۔ اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھے۔ وہ بولا: آپ نے سچ فرمایا: پھر اس نے عرض کیا: مجھے احسان کے بارے میں بتائیں

marfat.com

؟ آپ ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہ دیکھ سکے تو یہ جان لے کہ یقیناً وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے عرض کیا: اچھا اب مجھے (وقوعِ) قیامت کے (وقت کے) بارے میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اس مسئلہ پر سائل سے زیادہ علم نہیں رکھتا (یعنی جو کچھ مجھے معلوم ہے وہ تمہیں بھی معلوم ہے اور دوسرے حاضرین کے لئے اسے ظاہر کرنا مفید نہیں ہے) اس شخص نے عرض کیا: اچھا پھر قیامت کی نشانیاں ہی بتا دیں؟ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: علاماتِ قیامت یہ ہے کہ نوکرانی اپنی مالکہ کو جنم دے گی۔ (یعنی بیٹی ماں کے ساتھ نوکرانیوں والا سلوک کرے گی) اور برہنہ پاؤں اور ننگے بدن والے غریب چرواہے اونچے اونچے محلات پر فخر کریں گے۔ پھر وہ شخص چلا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ دیر ٹھہرا رہا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمرؓ! جانتے ہو یہ سوال کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

حضرت ابوذر (غفاری) رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ میں خشیتِ الٰہی میں ایسا ہو جاؤں گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں، پس میں اگر اسے نہیں دیکھ سکتا تو وہ تو یقیناً مجھے دیکھ رہا ہے۔،،

☆ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کے لئے اس طرح عمل کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، پھر اگر تو اسے نہیں دیکھ سکتا تو یقیناً وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔،،

☆ حضرت زید بن ارقمؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اے بندہَ خدا!) اس طرح ہو جا گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تو یقیناً تمہیں دیکھ

marfat.com

رہا ہے۔،،

حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں احسان فرض کیا ہے۔ جب تم اللہ تعالیٰ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کو قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو۔ اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور ذبح کرنے والے کو چاہیے کہ چھری کو اچھی طرح تیز کرے اور اپنے ذبح ہونے والے جانور کو آرام دے۔،،

﴿محسن کی علامات اور صفات کا بیان﴾

حضرت عمر بن خطابؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اتفاق سے اس وقت میرے پاس مال تھا۔ میں نے کہا: اگر میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے سبقت لے جاسکتا ہوں تو آج لے جاؤں گا۔ فرماتے ہیں کہ پھر میں نصف مال لے کر حاضر ہوا حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا: اس (مال) کے برابر ہی۔ اتنے میں ابوبکر صدیقؓ سارا مال لے کر حاضر ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ عرض کیا:

ان کے لئے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے (دل میں) کہا بخدا! میں کبھی ان سے کسی (نیک) بات میں آگے نہیں بڑھ سکوں گا۔،،

☆ حضرت ابوذر غفاریؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم نے مجھے فرمایا: تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، گناہ کے بعد نیکی کیا کرو وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں سے اخلاق حسنہ کے ساتھ پیش آیا کرو۔،،

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (فرشتوں) سے فرماتا ہے: جب میرا بندہ بُرے کام کا ارادہ کرے تو اس کی کوئی برائی نہ لکھو جب تک کہ وہ اس برائی کا ارتکاب نہ کرلے، اور جب وہ برائی کرلے تو اس کے برابر ہی (گناہ) لکھو۔ اور اگر

marfat.com

میری وجہ سے ترک کردے تو اس (ترک گناہ) کو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو۔ اور جب اس نے نیکی کا ارادہ کیا مگر نیکی نہ کرسکا تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو اور اگر وہ اسے کرلے تو اس نیکی کو اس کے لئے دس گناہ سے سات سو گنا تک لکھو۔،،

☆ حضرت عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یارسول اللہ: میں محسن کب بنوں گا؟ فرمایا: جب تیرا پڑوسی تجھے کہے کہ تو محسن ہے تو تو محسن ہے، اور جب وہ تجھے کہیں کہ تو برا ہے، تو تو برا ہے۔،،

☆ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب اولین وآخرین کے لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ایک پکارنے والا عرش کے پایوں تلے ایک میدان سے صدا دے گا: کہاں ہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے؟ کہاں ہیں صاحبانِ احسان؟ فرمایا: لوگوں میں سے ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے سامنے آکھڑا ہوگا۔ پس وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) فرمائے گا، حالانکہ وہ بہتر جاننے والا ہے: تم کون ہو؟ پس وہ لوگ کہیں گے: ہم اہلِ معرفت ہیں جنہیں تو نے اپنی معرفت عطا کی اور ہمیں اس معرفت کا اہل بنایا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے سچ کہا، پھر دوسرے گروہ سے پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ عرض کریں گے: ہم صاحبانِ احسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا، میں نے اپنے نبی سے فرمایا تھا: صاحبان احسان پر کوئی الزام کی راہ نہیں۔،، لہٰذا تم پر بھی (طعنہ زنی کی) کی کوئی راہ نہیں۔ میری رحمت کے ساتھ سیدھے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے تبسم فرمایا: اور ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے احوال اور سختیوں سے نجات دے دے گا۔،،

کفر اور نفاق کی علامات کا بیان

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کے ساتھ قتال کرنا کفر ہے۔،،

marfat.com

میری وجہ سے ترک کردے تو اس (ترک گناہ) کو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو۔ اور جب اس نے نیکی کا ارادہ کیا مگر نیکی نہ کر سکا تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو اور اگر وہ اسے کرلے تو اس نیکی کو اس کے لئے دس گناہ سے سات سو گنا تک لکھو۔،،

☆ حضرت عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ: میں محسن کب بنوں گا؟ فرمایا: جب تیرا پڑوسی تجھے کہے کہ تو محسن ہے تو تو محسن ہے، اور جب وہ تجھے کہیں کہ تو برا ہے، تو تو برا ہے۔،،

☆ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب اولین و آخرین کے لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ایک پکارنے والا عرش کے پایوں تلے ایک میدان سے صدا دے گا: کہاں ہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے؟ کہاں ہیں صاحبانِ احسان ؟ فرمایا: لوگوں میں سے ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے سامنے آ کھڑا ہوگا۔ پس وہ (یعنی اللہ تعالیٰ)فرمائے گا، حالانکہ وہ بہتر جاننے والا ہے: تم کون ہو؟ پس وہ لوگ کہیں گے: ہم اہلِ معرفت ہیں جنہیں تو نے اپنی معرفت عطا کی اور ہمیں اس معرفت کا اہل بنایا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے سچ کہا، پھر دوسرے گروہ سے پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ عرض کریں گے: ہم صاحبانِ احسان ہیں ۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا، میں نے اپنے نبی سے فرمایا تھا: صاحبان احسان پر کوئی الزام کی راہ نہیں ۔،، لہٰذا تم پر بھی (طعنہ زنی کی) کی کوئی راہ نہیں۔ میری رحمت کے ساتھ سیدھے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے تبسم فرمایا: اور ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے احوال اور سختیوں سے نجات دے دے گا۔،،

﴿کفر اور نفاق کی علامات کا بیان﴾

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کے ساتھ قتال کرنا کفر ہے۔،،

marfat.com

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ فرمایا کرتے تھے قیامت کے روز کافر کو پیش کیا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ اگر تیرے پاس اتنا سونا ہو کہ اس سے زمین بھر جائے تو کیا تم اسے اپنی رہائی کے بدلے میں فدیہ دینے کو تیار ہو جاتے؟ وہ کہے گا: ہاں! تو اس سے کہا جائے گا کہ تجھ سے اس کی نسبت بہت ہی آسان چیز مانگی گئی تھی (اور تو نے انکار کر دیا تھا)۔،،

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے کوئی ایک شخص اس کفر کے ساتھ لوٹا (یعنی اگر جسے کہا گیا وہ کافر نہ ہوا تو کہنے والا خود کافر ہو جائے گا۔،،

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔،،

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ہاں ایک کافر مہمان ہوا۔ آپ ﷺ نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا وہ دوہی گئی تو وہ تمام دودھ پی گیا، دوسری بکری کا حکم دیا وہ دوہی گئی تو وہ اسے بھی پی گیا، پھر ایک اور دوہی گئی تو اسے بھی پی گیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا دوسری صبح وہ اسلام لے آیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا تو اس نے دودھ پی لیا پھر دوسری بکری دوہنے کا حکم دیا وہ دوہی گئی تو وہ اس کا سارا دودھ نہ پی سکا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں سے پیتا ہے۔،،

☆ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کے حوالے سے مومن پر ظلم نہیں فرماتا: دنیا میں بھی اس (مومن) کو اس (نیکی) کا اجر دیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی اجر دیا جاتا ہے۔ رہا کافر تو اس نے دنیا میں جو اللہ تعالیٰ کے لئے نیکیاں کی ہیں ان کا اجر اسے دنیا ہی میں دے دیا جائے گا اور جب وہ آخرت میں پہنچے گا تو اس کے پاس

marfat.com

کوئی نیکی نہیں ہوگی جس کی اسے جزادی جائے۔،،

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ تم میں سے بعض، بعض کی گردنیں اڑانے لگیں۔،،

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ان فتنوں کے واقع ہونے سے پہلے نیک اعمال کرلو جو اندھیری رات کی طرح چھا جائیں گے ایک شخص صبح مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ اور معمولی سی دنیاوی منفعت کے عوض اپنی متاعِ ایمان فروخت کر ڈالے گا۔،،

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید میں (من مانی تحریفات و تاویلات کر کے) جھگڑا کرنا کفر ہے۔،،

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کافر کی موت آتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی خبر دی جاتی ہے پس جو چیز بھی اس کے سامنے ہوتی ہے وہ اسے سخت ناپسند ہو جاتی ہے سو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا بھی ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔،،

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں ۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، اور اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔،،

اور مسلم نے اپنی روایت میں ،، آیۃ المنافق ثلاث ،، کے بعد ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے:

اگر چہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور اپنے آپ کو مسلمان خیال کرے۔،،

۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: چار باتیں جس میں ہوں ۔ خالص منافق ہے اور جس کے اندر ان میں سے کوئی ایک ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت

marfat.com

ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے (وہ خصلتیں یہ ہیں) جب امانت اس کے سپرد کی جائے تو خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب جھگڑے تو بیہودہ گوئی کرے۔،،

☆ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
انصار سے محبت ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے بغض منافقت کی علامت ہے۔،،

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: کوئی منافق حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے محبت نہیں کرتا اور کوئی مومن (علی رضی اللہ عنہ) سے بغض نہیں رکھتا۔،،

حضرت زِرّ بن حبیشؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ چیرا اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا! حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا تھا کہ مجھ سے صرف مومن محبت رکھے گا اور صرف منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔،،

،،اور ایک روایت میں انہیں (حضرت زِرّ بن حبیشؓ) سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا (اے علی!) تجھ سے مومن ہی محبت رکھے گا اور تجھ سے منافق ہی بغض رکھے گا۔،،

﴿علم اور اعمالِ صالحہ کی فضیلت﴾

﴿علم اور علماء کی فضیلت کا بیان﴾

﴿ذکر الٰہی اور ذاکرین کی فضیلت کا بیان﴾

﴿حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کی فضیلت کا بیان﴾

marfat.com

﴿رات کو قیام کرنے کی فضیلت کا بیان﴾

﴿حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح اور نعت خوانی کا بیان﴾

﴿زیارت قبور کی فضیلت کا بیان﴾

﴿فوت شدگان کو ثواب پہنچانے کی فضیلت کا بیان

﴿علم اور علماء کی فضیلت کا بیان﴾

،،حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے اور میں تو بس تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ دیتا اللہ تعالیٰ ہے۔،،

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص حصول علم کے لئے نکلا وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے جب تک کہ واپس نہیں لوٹ آتا۔،، حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کا دم بھرنے والے اور عالم اور طالب علموں کو چھوڑ کر بقایا دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے سب ملعون

marfat.com

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے علم حاصل کیا جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کی جاتی ہے لیکن (اگر) وہ یہ علم حصولِ دنیا کے لئے سیکھتا ہے تو قیامت کے روز وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔،،

حضرت ابو اُمامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا: جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عابد پر عالم کی فضیلت اسی طرح ہے جس طرح میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ (صحابی) پر ہے ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، (تمام) زمین و آسمان والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلیاں (بھی سمندروں، دریاؤں اور تالابوں میں) اس شخص کے لئے رحمت (کی دعا) مانگتے ہیں۔ جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔،،

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی طلبِ علم میں کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلا دیتا ہے اور بیشک فرشتے طالبِ علم کی رضا کے حصول کے لئے اس کے پاؤں تلے اپنے پر بچھاتے ہیں اور عالم کے لئے زمین و آسمان کی ہر چیز یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں بھی مغفرت طلب کرتی ہیں۔ اور عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے۔ اور بے شک علماء انبیاء کرام علیہ السلام کے وارث ہیں۔ بیشک انبیاء کرام کی وراثت درہم و دینار نہیں ہوتی بلکہ ان کی میراث علم ہے پس جس نے اسے پایا اسے (وراثتِ انبیاء سے) بہت بڑا حصہ مل گیا۔،،

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک فقیہ، ایک ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت اور بھاری ہے۔،،

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ ہر شے کا ایک ستون ہوتا ہے اور اس دین کا ستون (علم) فقہ

marfat.com

ہے۔،،

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علماء کرام زمین میں ان ستاروں کی مانند ہیں جن کے ذریعے بحر و بر کے اندھیروں میں راہنمائی حاصل کی جاتی ہے ۔اور اگر ستارے غروب ہو جائیں تو قریب ہے کہ (مسافروں کو راستہ دکھانے والے) راہنما بھٹک جائیں ۔یعنی علماء کرام نہیں ہونگے تو عوام گمراہ ہو جائیں گے)۔،،

،،حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علم دو (طرح کے) ہیں ایک علم دل میں ہوتا ہے اور یہ علم نافع ہے اور ایک علم زبان پر ہوتا ہے یہ علم بنی آدم پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہے۔،،

اور ایک روایت میں ہے کہ علم دو طرح کے ہیں: ایک علم دل میں راسخ ہوتا ہے اور ایک علم زبان پر جاری ہوتا ہے پس یہ علم اللہ تعالیٰ کے بندوں پر حجت ہے (یعنی اگر صحیح علم نہیں کریں گے تو یہ ان کے خلاف گواہ ہوگا)۔،،

﴾ذکر الٰہی اور ذاکرین کی فضیلت کا بیان﴿

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں ۔اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (یعنی ذکر خفی) کرے تو میں بھی اپنی (شایانِ شان) اپنے دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (یعنی ذکر جلی) کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت (یعنی فرشتوں) میں اس کا ذکر کرتا ہوں اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔،،

marfat.com

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے رب کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ (دلوں) کی سی ہے۔،،

حضرت ابوہریرہؓ اور ابوسعید خدریؓ دونوں نے گواہی دی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے بیٹھتے ہیں فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت الٰہی انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ کا نزول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنی بارگاہ کے حاضرین میں کرتا ہے۔،،

حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا (یارسول اللہ ﷺ!) کون سے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ میں افضل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی (زیادہ افضل) ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) اگر کوئی شخص اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں پر اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے اور خون آلودہ ہو جائے پھر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اس سے ایک درجہ افضل ہیں۔،،

حضرت ابودرداؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سے سب سے اچھا ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں بہتر اور پاکیزہ ہے۔ تمہارے درجات میں سب سے بلند ہے۔ تمہارے سونے اور چاندی کی خیرات سے بھی افضل ہے، اور تمہارے دشمن کا سامنا کرنے یعنی جہاد سے بھی بہتر ہے درآنحالیکہ تم انہیں قتل کرو اور وہ تمہیں قتل کریں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عمل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ حضرت معاذؓ نے کہا: (ذکر الٰہی سے بڑھ کر) کوئی چیز ایسی نہیں جو عذاب الٰہی سے نجات دلانے والی ہو۔

marfat.com

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: بے شک نماز، روزہ اور ذکر الٰہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے پر بھی سات سو گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں۔

حضرت ابو جوزاؒ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کی باقاعدہ ذمہ داری یہی ہے کہ وہ صرف مجالس ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں اور مجالس ذکر میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پس جب وہ کسی مجلس ذکر کے پاس سے گزرتے تو (اس مجلس میں اتنی کثرت سے شرکت کرتے ہیں کہ) تہہ در تہہ عرش تک پہنچ جاتے ہیں۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو (ان میں سے) خوب کھایا کرو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) جنت کی کیاریاں کون سی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ذکر الٰہی کے حلقہ جات۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا: دوزخ میں سے ایسے شخص کو نکال دو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا کبھی کسی مقام پر مجھ سے ڈرا۔

حضرت ابو درداؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہرے پر نور ہوں گے، وہ موتیوں کے منبروں پر (بیٹھے) ہوں گے، لوگ انہیں دیکھ کر رشک کریں گے، نہ تو وہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء۔ حضرت ابو درداء

marfat.com

کہتے ہیں کہ ایک اعرابی اپنے گھٹنے کے بل بیٹھ کر کہنے لگا: یارسول اللہ! آپ ہمارے سامنے ان کا حلیہ بیان فرمائیں تا کہ ہم انہیں جان لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو مختلف قبیلوں اور علاقوں سے تعلق رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔،،

حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجالسِ ذکر کی غنیمت (یعنی نفع) کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجالسِ ذکر کی غنیمت جنت ہے۔،،

حضرت ابو درداء سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جن لوگوں کی زبانیں ہمیشہ ذکر الٰہی سے تر رہتی ہیں وہ مسکراتے ہوئے جنت میں داخل ہوں گے۔،،

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آسمان والے اہل ذکر کے گھروں کو ایسے روشن دیکھتے ہیں جیسے زمین والے ستاروں کو روشن دیکھتے ہیں۔،،

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے: قیامت کے دن اکٹھا ہونے والوں کو پتہ چلے گا کہ بزرگی اور سخاوت والے کون لوگ ہیں عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! بزرگی والے کون لوگ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مساجد میں مجالس ذکر منعقد کرنے والے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کچھ لوگ محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر اجتماعی طور پر اس کا ذکر کرتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! تمہیں بخش دیا گیا ہے، تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔

حضرت سہیل بن حنظلہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب لوگ مجلس ذکر میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر (کرنے کے بعد اس مجلس سے) اٹھتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے:

marfat.com

کھڑے ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کے خوف سے اس کی آنکھیں اس قدر اشک بار ہوئیں کہ زمین تک اس کے آنسو پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن عذاب نہیں دے گا۔

حضرت معاذؓ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے سوال کیا: کس جہاد کا سب سے زیادہ اجر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بندے کا جہاد جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا ہے' اس نے سوال کیا: کس روزہ دار کا اجر زیادہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کا' پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے لئے نماز' زکوٰۃ' حج اور صدقہ کا ذکر کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ان سب عبادتوں میں اس کا اجر سب سے زیادہ اسے ہوگا جو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والا ہوگا۔ (یہ سن کر) حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمر ﷺ سے کہا: اے ابوحفص! تمام ذکر کرنے والے بھلائی لے گئے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں (ابوبکر تو سچ کہہ رہا)۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتا ہے۔ اور امام ترمذی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا: اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں بھی اس (درود پڑھنے) کے بدلے میں لکھ دیتا ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے' اس کے دس گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور اس کے لئے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز

marfat.com

لوگوں میں سے میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو اس دنیا میں ان میں سے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

حضرت عبداللہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں بعض گشت کرنے والے فرشتے ہیں" جو مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (میری امت میں سے کوئی شخص) ایسا نہیں جو مجھ پر سلام بھیجے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری روح واپس لوٹا دی ہوئے ہے یہاں تک کہ میں ہر سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

حضرت حسن بن علیؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود بھیجا کرو بیشک تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔

حضرت ابوطلحہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ تشریف لائے۔آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر خوشی ظاہر ہو رہی تھی۔آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی ابھی جبرائیل میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا: آپ کا رب فرماتا ہے: اے محمد! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ آپ پر درود بھیجے تو میں اس پر دس رحمتیں بھیجوں۔اور آپ کی امت میں سے کوئی آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں۔

حضرت عمر بن خطابؓ روایت کرتے ہیں کہ یقیناً دعا اس وقت تک زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اس میں سے کوئی بھی چیز اوپر نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبی مکرم ﷺ پر درود نہ پڑھ لو۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہر دعا اسوقت تک پردہ حجاب میں رہتی ہے جب تک حضور نبی اکرم ﷺ پر اور آپ ﷺ کے اہل بیت پر درود نہ بھیجا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جو حضور نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ

marfat.com

اوراس کے فرشتے اس پر ستر مرتبہ (بصورت رحمت) درود بھیجتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں اکٹھے ہوئے اور پھر (اس مجلس میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھے بغیر وہ منتشر ہو گئے تو وہ مجلس ان کے لئے قیامت کے روز باعث حسرت (وباعث خسارہ) بننے کے سوا اور کچھ نہیں ہو گی۔

''حضرت ابوہریرہؓ سے مروی حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی قوم کسی بیٹھنے کی جگہ (یعنی مجلس میں) بیٹھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود نہ بھیجے تو مجلس روز قیامت ان کے لئے حسرت (وخسارہ) کا باعث ہونے کے سوا کچھ نہیں ہو گی اگر چہ وہ لوگ جنت میں بھی داخل ہو جائیں (لیکن انہیں ہمیشہ اس بات کا پچھتاوا رہے گا)''۔

''حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتوں کا نزول فرماتا ہے اور جو شخص مجھ پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (یعنی پیشانی پر) منافقت اور آگ (دونوں) سے ہمیشہ کے لئے آزادی لکھ دیتا ہے اور روز قیامت اس کا قیام (اور درجہ) شہداء کے ساتھ ہو گا''۔

''حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود پڑھا کرو بلاشبہ (تمہارا) مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے (روحانی وجسمانی) پاکیزگی کا باعث ہے''۔

''حضرت ابودرداءؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اسے قیامت کے روز میری شفاعت نصیب ہو گی''۔

marfat.com

﴿رات کو قیام کرنے کی فضیلت کا بیان﴾

''حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسد (یعنی رشک) صرف دو آدمیوں سے کرنا چاہئے: ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک عطا کیا اور وہ رات کو نماز میں اس کی تلاوت کرے، اور دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا ہو وہ اسے رات کی گھڑیوں اور دن کے مختلف حصوں میں (راہ الٰہی میں) خرچ کرتا رہے''۔

''حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: رات کو ایک یسی ساعت بھی آتی ہے جس میں مسلمان اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی کوئی بھی چیز مانگے، اللہ تعالیٰ اسے وہی عنایت فرما دیتا ہے اور یہ ساعت ہر رات آتی ہے''۔

''حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رات کا قیام اپنے اوپر لازم کرلو کہ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے لیے قرب خداوندی کا باعث ہے، برائیوں کو مٹانے والا اور گناہوں سے روکنے والا ہے''۔

''حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص خود رات کو بیدار ہو اور اپنی اہلیہ کو (بھی) بیدار کرے، دونوں دو رکعت نماز مل کر ادا کریں تو ان کا شمار اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور (کثرت سے) ذکر کرنے والی عورتوں میں ہوگا''۔

''حضرت عمرو بن عبسہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے سب سے زیادہ نزدیک رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے۔ اگر تم اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہو تو ضرور ہو جاؤ''۔

''حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن ایک میدان میں اکٹھے کئے جائیں گے اور ایک منادی اعلان کرے گا، جن لوگوں کے پہلو (

marfat.com

اپنے رب کی یاد میں) بستروں سے جدا رہتے تھے' وہ کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے' ان کی تعداد بہت کم ہوگی اور وہ جنت میں بغیر حساب و کتاب کے داخل ہو جائیں پھر باقی (بچ جانے والے) لوگوں سے حساب و کتاب کا حکم جاری کر دیا جائے گا''۔

''حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن کے عالم و عامل اور شب زندہ دار (لوگ) میری امت کے اشراف (سردار) ہیں''۔

''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تہجد گزاروں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں' کسی کان نے سنی نہیں' کسی انسان کے دل میں ان کا خیال (تک) نہیں آیا' نہ ہی کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ ہی کوئی نبی مرسل ۔ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم بھی قرآن پاک میں اس (مفہوم) کے ہم معنی آیت تلاوت کرتے ہیں: سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ رکھی گئی ہے' یہ ان (اعمال صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے تھے''۔

''حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات کو جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں' ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے کہ میں اسے عطا کروں' ہے کوئی جو مجھ سے معافی چاہے کہ اسے بخش دوں''۔

''حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا سب سے پہلا کلام جو میں نے سنا یہ تھا' آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! سلام پھیلاؤ (یعنی کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کیا کرو) کھانا کھلایا کرو' خونی رشتوں کے ساتھ بھلائی کیا کرو اور راتوں کو (اٹھ کر) نماز پڑھا کرو' جب کہ سب سوئے ہوئے ہوں تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

marfat.com

حضور نبی اکرم ﷺ کی مدح اور نعت خوانی کا بیان

''حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: (اے حسان) جب تک تم اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی طرف سے ان کا دفاع کرتے رہو گے روح القدس (جبرائیل ؑ) تمہاری تائید کرتے رہیں گے' نیز حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ حسان نے کفار قریش کی ہجو کر کے مسلمانوں کو شفا دی (یعنی ان کا دل ٹھنڈا کر دیا) اور اپنے آپ کو شفا دی (یعنی اپنا دل ٹھنڈا کیا) حضرت حسان نے (کفار کو ہجو میں) کہا:

تم نے محمد ﷺ کی ہجو کی، تو میں نے آپ ﷺ کی طرف سے جواب دیا ہے اور اس کی اصل جزا اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔

تم نے محمد ﷺ کو ہجو کی' جو نیک اور ادیان باطلہ سے اعراض کرنے والے ہیں' وہ اللہ تعالیٰ کے (سچے) رسول ہیں اور ان کی خصلت وفا کرنا ہے۔

بلاشبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں''۔

''حضرت عروہؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ اس بات کو (سخت) ناپسند فرماتی تھیں کہ ان کے سامنے حضرت حسانؓ کو برا بھلا کہا جائے (حضرت حسان بھی ان پر تہمت لگانے والوں میں شامل تھے) فرماتی تھیں (انھیں برا بھلا مت کہو) انہوں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں) یہ نعت پڑھی ہے:

بلاشبہ میرا باپ' میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ) محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں''۔

''حضرت ہشامؒ نے اپنے والد (حضرت عروہ بن زبیرؓ) سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت حسانؓ کو برا بھلا کہنے لگا (کیونکہ وہ

marfat.com

می عائشہؓ پر تہمت لگانے والوں میں شامل تھے) حضرت عائشہؓ نے فرمایا: انہیں برا بھلا نہ کہو وہ اپنی شاعری کے ذریعے) رسول اللہ ﷺ کا کفار کے مقابلہ میں دفاع کیا کرتے تھے"۔

"حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسانؓ سے فرمایا: مشرکین کی ہجو کرو (یعنی ان کی مذمت میں اشعار پڑھو) اور حضرت جبرائیلؑ بھی (اس کام میں) تمہارے ساتھ ہیں۔

بخاری کی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے قریظہ کے روز حضرت حسان بن ثابتؓ سے فرمایا: مشرکین کی ہجو (یعنی مذمت) کرو یقیناً جبرائیلؑ بھی (میری ناموس کے دفاع میں) تمہارے ساتھ شریک ہیں"۔

"حضرت مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے' در آحالیکہ ان کے پاس حضرت حسانؓ بیٹھے ہوئے انہیں اپنے اشعار سنا رہے تھے' حضرت حسان نے کہا: وہ پاکیزہ اور دانشمند ہیں ان پر کسی کے عیب جوئی کی تہمت نہیں ہے وہ صبح غافلوں کے گوشت سے بھوکی اٹھتی ہیں (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں)۔ حضرت عائشہؓ نے ان سے (ازراہ تفنناً) فرمایا: لیکن تم اس طرح نہیں تھے' مسروق نے کہا: آپ انہیں اپنے پاس آنے کیوں دیتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور ان میں سے جس نے اس (بہتان) میں سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لئے زبردست عذاب ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اندھے ہونے سے زیادہ اور کون سا بڑا عذاب ہوگا؟ حضرت حسانؓ تو حضور نبی اکرم ﷺ کے دفاع میں کفار کو جواب دیتے تھے' یا ان (کفار) کی ہجو و مذمت کرتے تھے"۔

"حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ مسجد نبوی میں حسان بن ثابتؓ کے لئے منبر رکھتے تھے جس پر وہ کھڑے ہو کر حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے (مشرکین کے مقابلہ میں) فخر کرتے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے: بے شک اللہ

marfat.com

تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا رہے گا۔ جب تک وہ رسول اللہ کی طرف سے فخر یا دفاع کرتا رہے گا''۔

''حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت حسانؓ کے لئے مسجد میں منبر رکھوایا کرتے تھے اور وہ اس پر کھڑے ہو کر حضور نبی اکرم ﷺ کی گستاخی کرنے والوں کی ہجو (یعنی مذمت) کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک جب تک حسان رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دفاع کرتا رہے گا روح القدس (حضرت جبرائیلؑ) بھی حضرت حسان کے ساتھ (ان کے مددگار) ہوں گے''۔

ا''حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسانؓ بن ثابت کے لئے مسجد میں منبر رکھا تھا وہ اس پر (حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں) نعت پڑھتے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اس پر کھڑے ہو کر (حضور نبی اکرم ﷺ کے دفاع میں) مشرکین کی ہجو کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (اے حسان!) مشرکین کی ہجو کرو اور حضرت جبرائیلؑ بھی تمہارے ساتھ (اس کام میں مددگار) ہیں''۔

''حضرت اسود بن سریعؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یارسول اللہ بے شک میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی ہے اور آپ ﷺ کی نعت بیان کی ہے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا لاؤ (مجھے بھی سناؤ) اور ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد سے کرو''۔

''حضرت اسود بن سریعؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور آپ کی مدحت و نعت بیان کی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لاؤ مجھے بھی سناؤ (اور ابتداء) اللہ تعالیٰ کی حمد سے کرو جو تم نے بیان کی ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے) پڑھنا شروع کر دیا''۔

marfat.com

''حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ عمرہ قضاء کے موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں اس شان سے داخل ہوئے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ آپ ﷺ کے آگے آگے چل رہے تھے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

''کافروں کے بیٹو! حضور نبی اکرم ﷺ کے راستہ سے ہٹ جاؤ۔ آج ان کے آنے پر ہم تمہاری گردنیں ماریں گے۔ ایسی ضرب جو کھوپڑیوں کو گردن سے جدا کر دے اور دوست کو دوست سے الگ کر دے''۔

اس پر حضرت عمرؓ نے کہا: اے عبداللہ بن رواحہ! رسول اللہ ﷺ کے سامنے اور اللہ تعالیٰ کے حرم میں شعر کہتے ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اسے چھوڑ دو! یہ اشعار ان (دشمنوں) کے حق میں تیروں سے تیز تر اثر کرتے ہیں''۔

''حضرت موسیٰ بن عقبہؓ بیان کرتے ہیں کہ کعب بن زہیر نے اپنے مشہور قصیدے 'بانت سعاد' میں حضور نبی اکرم ﷺ کی مسجد نبوی میں مدح کی اور جب اپنے اس قول پر پہنچا:

''بیشک (یہ) رسول مکرم ﷺ وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپ ﷺ (کفر و ظلمت کے علمبرداروں کے خلاف) اللہ تعالیٰ کی تیز دھار تلواروں میں سے ایک عظیم تیغ آبدار ہیں''۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست اقدس سے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ وہ انہیں (یعنی کعب بن زہیر) کو (غور سے) سنیں''۔

اور حضرت سعید بن مسیبؓ کی روایت میں ہے کہ جب کعب بن زہیر کے پاس (گستاخ رسول) ابن خطل کے قتل کی خبر پہنچی اور اسے یہ خبر بھی پہنچ چکی تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے بھی وہی دھمکی دی ہے جو آپ ﷺ نے ابن خطل کو دی تھی تو کعب سے کہا گیا کہ اگر تو بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی ہجو سے باز نہیں آئے گا تو قتل کر دیا جائے گا تو اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے

marfat.com

سب سے زیادہ نرم دل صحابی کے بارے میں معلومات کیں تو اسے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے بارے میں بتایا گیا تو وہ ان کے پاس گیا اور انہیں اپنی ساری بات بتادی پس حضرت ابو بکر صدیقؓ اور کعب بن زہیر چپکے سے چلے (تا کہ کوئی صحابی راستے میں ہی اسے قتل نہ کر دے) یہاں تک کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پہنچ گئے، حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) یہ ایک آدمی ہے جو آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہے سو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست اقدس آگے بڑھایا تو کعب بن زہیر نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر آپ ﷺ کی بیعت کر لی پھر اپنے چہرے سے نقاب ہٹا لیا اور اپنا وہ قصیدہ پڑھا جس میں ہے:

''مجھے خبر دی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دھمکی دی ہے اور رسول اللہ کے ہاں عفو و درگزر کی (زیادہ) امید کی جاتی ہے''۔

اور اسی قصیدہ میں ہے:

''بیشک (یہ) رسول مکرم ﷺ وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپ ﷺ (کفر و ظلمت کے علمبرداروں کے خلاف) اللہ تعالیٰ کی تیز دھار تلواروں میں سے ایک عظیم تیغ آبدار ہیں''۔

پس حضور نبی اکرم ﷺ نے (خوش ہو کر) اسے اپنی چادر پہنائی جس کو امیر معاویہؓ نے اس کی اولاد سے مال کے بدلہ میں خرید لیا اور یہی وہ چادر ہے جسے (بعد میں) خلفاء عیدوں (اور اہم تہواروں کے موقع) پر پہنا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام ابن قانع اور امام عسقلانی نے روایت کیا ہے اور امام ابن کثیر نے 'البدایہ' میں روایت کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر مبارک ان کو اس وقت عطا فرمائی جب انہوں نے اپنے قصیدے کے ذریعے آپ ﷺ کی مدح فرمائی۔ اور اسی طرح حافظ ابو الحسن ابن الاثیر نے 'اسد الغابہ' میں بیان کیا

marfat.com

ہے کہ یہ وہی چادر ہے جو خلفا کے پاس رہی اور یہ بہت ہی مشہور واقعہ ہے''۔

حضرت خریم بن اوس بن حارثہ بن لام ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے خدمت اقدس میں موجود تھے تو حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ نے آپ ﷺ کے خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ ﷺ کی مدح ونعت پڑھنا چاہتا ہوں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لاؤ مجھے سناؤ اللہ تعالیٰ تمہارے دانت صحیح وسالم رکھے (یعنی تم اسی طرح کا عمدہ کلام پڑھتے رہو) تو حضرت عباس ؓ نے یہ پڑھنا شروع کیا:

''اور آپ ﷺ وہ ذات ہیں کہ جب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو (آپ کے نور سے) ساری زمین چمک اٹھی اور آپ ﷺ کے نور سے افق عالم روشن ہو گیا پس ہم ہیں اور ہدایت کے راستے ہیں اور ہم آپ کی عطا کردہ روشنی اور آپ ہی کے نور میں ان (ہدایت کی راہوں) پر گامزن ہیں''۔

''حضرت حسین بن عبیداللہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت نابغہ جعدی ؓ (ان کا پورا نام قیس بن عبداللہ بن عمرو ؓ ہے اور انہیں صحبت رسول اللہ ﷺ کا شرف حاصل ہے) سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اپنا کلام سنایا پس جب میں نے آپ ﷺ کی مدح کی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دانت سلامت رکھے (اور تم اسی طرح کا عمدہ کلام پڑھتے رہو) اور (اس دعا کے نتیجہ میں) وہ تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت دانتوں والے تھے اور جب ان کا کوئی دانت گرتا تو اس کی جگہ دوسرا دانت نکل آتا تھا''۔

اور یہی حدیث عبداللہ بن جراد سے بھی مروی ہے اس میں ہے کہ میں نے آپ (نابغہ جعدی ؓ) کی طرف دیکھا گویا ان کا منہ (پہاڑوں پر) گری ہوئی برف کی طرح روشن اور چمکدار تھا۔ ان کا کوئی دانت گرا نہ خراب ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی بدولت کہ تم نے کیا خوب میری

marfat.com

مدح کی ہے اللہ تعالیٰ تمہارے دانت سلامت رکھے''۔آپ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی دعا کی بدولت حضرت نابغہؓ نے طویل زندگی پائی یہاں تک کہ آپ ۱۱۲ سال زندہ رہے ۔

امام سیوطی ''الخصائص'' میں بیان کرتے ہیں کہ امام بیہقی اور ابونعیم نے یعلی بن اشدق کے طریق سے یہ حدیث روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نابغہ جو نابغہ بنی جعدہ ہیں کو بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے اس شعر کے ذریعے حضور نبی اکرم ﷺ کی مدح سرائی کی تو آپ ﷺ کو یہ بہت پسند آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا خوب کہا ہے! اللہ تعالیٰ تمہارے دانت سلامت رکھے۔ پس میں نے انہیں دیکھا کہ ان کی عمر سو اور کچھ سال اوپر ہوگئی تھی لیکن ان کا کوئی دانت نہیں گرا تھا۔ اور امام بیہقی نے یہ حدیث ایک اور طریق سے حضرت نابغہ سے روایت کی ہے اور ابن ابی اسامہ نے بھی ان ہی سے ایک اور طریق سے اس کی روایت کی ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں: ''حضرت نابغہؓ تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت دانتوں والے تھے اور جب ان کا کوئی دانت گرتا تو اس کی جگہ دوسرا دانت نکل آتا'' اور امام ابن سکن نے آپ ہی سے ایک اور طریق سے اس کو روایت کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں: میں نے حضرت نابغہؓ کے دندان سفید اولوں سے بڑھ کر سفید دیکھے اور یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ان کے لئے دعا کا نتیجہ تھا''۔

''حضرت کعب بن مالکؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: بیشک اللہ تعالیٰ نے شعر کے بارے میں نازل کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک مومن اپنی تلوار اور زبان دونوں کے ساتھ جہاد کرتا ہے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! گویا جو الفاظ تم ان (کفار و مشرکین) کی مذمت میں کہتے ہو وہ (ان کے لئے) بمنزلہ تیر برسانے کے ہیں''۔

marfat.com

زیارت قبور کی فضیلت کا بیان

''امام اعظم ابوحنیفہ علقمہ بن مرثد سے وہ سلیمان بن بریدہ سے اور وہ اپنے والد حضرت بریدہؓ سے اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، محمد مصطفیٰ (ﷺ) کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنے کا اذن دے دیا گیا ہے، سو (اب) تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو اور بے ہودہ باتیں نہ کیا کرو''۔

''حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں زیارت قبور سے منع کیا کرتا تھا، پس اب زیارت (قبور) کیا کرو''۔

اسے امام مسلم نے روایت کیا اور امام ترمذی نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا کہ ''یہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتی ہیں''۔

''حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (کی جب میرے یہاں باری ہوتی تو آپ ﷺ) رات کے آخری پہر بقیع کے قبرستان میں تشریف لے جاتے اور (اہل قبرستان سے) فرماتے: تم پر سلامتی ہو، اے مومنوں کے گھر والو! جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ تمہارے پاس آگئی کہ جسے کل ایک مدت بعد پاؤ گے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع غرقد (اہل مدینہ کے قبرستان) والوں کی مغفرت فرما''۔

''حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ انہیں سکھایا کرتے تھے کہ جب وہ قبور کی زیارت کے لئے جائیں تو ان میں سے ایک کہنے والا کہے: اور حضرت زبیر کی روایت میں ہے اے مومنوں اور مسلمانوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی ضرور بالضرور تم سے ملنے والے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کے طلب گار ہیں''۔

''حضرت عائشہ صدیقہؓ ایک طویل روایت میں بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ

marfat.com

سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں زیارت قبور کے وقت اہل قبور سے کس طرح مخاطب ہو کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہا کرو: اے مومنو اور مسلمانوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہمارے اگلے اور پچھلے لوگوں پر رحم فرمائے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تمہیں ملنے والے ہیں"۔

"حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے رزایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے قبرستان سے گزرے تو اہل قبور کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "اے اہل قبور! تم پر سلامتی ہو اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہم سے پہلے پہنچے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں"۔

"حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں زیارت قبور سے منع کیا کرتا تھا اب زیارت (قبور) کیا کرو کیونکہ یہ دنیا میں زاہد بناتی ہے (یعنی دنیاوی لذتوں سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے) اور آخرت کی یاد دلاتی ہے"۔

فوت شدگان کو ثواب پہنچانے کی فضیلت کا بیان

"حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے (باقی) ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے"۔

"اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ فرمایا: اگر اس (فوت ہونے والے) پر کسی نذر کا پورا کرنا باقی ہو (جو اس نے مانی تھی) تو وہ اس کی طرف سے اس کا ولی پورا کرے"۔

"حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میری ماں اچانک فوت ہوگئی ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ (بوقت نزع) گفتگو کرسکتی تو صدقہ (کی ادائیگی کا حکم) کرتی۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اسے ثواب پہنچے گا آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں"۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے اور امام مسلم نے "صدقات کے ثواب کا فوت شدگان تک

marfat.com

پہنچنے'' کے عنوان سے باقاعدہ باب قائم کیا ہے۔

''حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) جہینہ کی ایک عورت نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا: میری والدہ نے حج کی منت مانی تھی لیکن وہ حج کرنہ سکی یہاں تک کہ فوت ہوگئی۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم اس کی طرف سے حج کرو۔ بھلا بتاؤ تو اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا نہ کرتیں؟ پس اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو کیونکہ وہ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے''۔

''حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا والد فوت ہوگیا ہے اور اس نے مال چھوڑا ہے اور اس نے وصیت بھی نہیں کی اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا یہ (صدقہ) اس کے گناہوں کا کفارہ ہوجائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں''۔

''حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا: میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس پر ایک ماہ کے روزے واجب ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بتاؤ اگر اس پر کچھ قرض ہوتا تو کیا تم اس کی طرف سے قرض ادا کرتیں؟ اس عورت نے عرض کیا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس کا قرض (پہلے) ادا کیا جائے''۔

''اور ایک روایت میں یہ الفاظ مروی ہیں کہ اس نے عرض کیا: میری بہن فوت ہوگئی ہے اور اس پر دو ماہ کے مسلسل روزے واجب ہیں۔ (تو آپ ﷺ نے اسے اس کی طرف سے ادائیگی کا حکم دیا)''۔

''حضرت بریدہؓ سے مروی ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اور عرض کیا: میں نے اپنی ماں کی ایک باندی صدقہ میں دی تھی اور اب میری ماں

marfat.com

فوت ہوگئی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں ثواب مل گیا اور وراثت نے وہ باندی تمہیں لوٹادی۔
اس عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری ماں پر ایک ماہ کے روزے (بھی باقی) تھے کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس کی طرف سے روزے رکھو۔
اس نے عرض کیا: میری ماں نے حج بھی نہیں کیا تھا کیا میں اس کی طرف سے حج بھی ادا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس کی طرف سے حج بھی ادا کرو (اسے ان سب اعمال کا ثواب پہنچے گا)''۔

''حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہو چکی ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا وہ اسے نفع دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس نے عرض کیا: میرے پاس ایک باغ ہے آپ گواہ رہیں میں نے یہ باغ اس کی طرف سے صدقہ کردیا''۔

''امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور علماء کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں: میت کو صرف صدقہ اور دعا پہنچتی ہے''۔

''حضرت سعد بن عبادہؓ روایت کرتے ہیں کہ ان کی والدہ فوت ہوگئی۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہوگئی ہیں، کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! انہوں نے عرض کیا: تو کونسا صدقہ بہتر رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پانی پلانا۔ (تو انہوں نے ایک کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کردیا) پس یہ کنواں مدینہ منورہ میں سعد یا آل سعد کی پانی کی سبیل (کے نام سے مشہور تھا)''۔

''حضرت سعدؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! ام سعد (یعنی ان کی والدہ ماجدہ) کا انتقال ہوگیا ہے سو (ان کی طرف سے) کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پانی (پلانا) تو انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا: کہ ام سعد کا

marfat.com

کنواں ہے''۔

''حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے سوائے تین چیزوں کے (ان کا اجر اسے برابر ملتا رہتا ہے:) یک وہ صدقہ جس کا نفع جاری رہے، دوسرا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے تیسری وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے''۔

''حضرت سفیانؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت طاووسؒ نے فرمایا: بے شک سات دن تک مردوں قبروں میں آزمایا جاتا ہے اس لئے لوگ ان دنوں میں ان کی طرف سے کھانا کھلانے کو مستحب سمجھتے تھے''۔

ماں کی شان

(کام چھوٹا، انعام بڑا)

رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عمل بھی یقیناً آپ کی تعلیم و تربیت اور وعظ کا حصہ تھا۔ اب اگر ہم مختصر طور پر اس بات کا جائزہ لیں کہ ماں کی شان کتنی عظیم اور بالاتر ہے۔ تو یہ سمجھ لیں کہ ماں کی خدمت کا کام نہتائی چھوٹا ہے مگر اس کا انعام بہت زیادہ ہے

ایک شخص کام کرتا ہے مگر اس کے نام شریعت مطہرہ میں اللہ تعالیٰ نے کئی بنا دیئے ہیں۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں جہاد کرنا چاہتا ہوں اور جہاد کا ذوق وشوق رکھتا ہوں مگر جہاد کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے جہاد کی طاقت نہیں رکھتا لیکن شوق بہت ہے۔ حضور بتائیے کہ میں جہاد کی عظمت کیسے حاصل کرسکتا ہوں اور اس کا ثواب واجر کیسے پاسکتا ہوں۔ تو آقا دو جہاں ﷺ نے فرمایا:

marfat.com

کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ تو آدمی کہنے لگا: یارسول اللہ ﷺ! میری ماں حیات ہے۔تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر آج سے لیکر اپنے موت تک اپنی ماں کی خدمت کرو یہی تمہارا جہاد ہے۔تمہیں کسی محاذ کی ضرورت نہیں تمہارا جسم بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتا اور تمہاری صحت بھی نہیں ہے کہ جہاد کرسکو۔اگر تم جہاد کا ثواب پانا چاہتے ہو تو اپنی والد کی خدمت کرو۔وہ تمہیں میسر ہے اور زندہ ہیں تو ان کی خدمت کرو اگر تم یہ کام کرلو تو کیا ہوگا۔اللہ تعالیٰ تجھے حج کا ثواب بھی دے گا اور عمرہ کا ثواب بھی دیگا اور مجاہدہ کا ثواب بھی عطاء کرے گا۔کام ایک ہے لیکن انعام مختلف ہیں وہ بندہ عمرہ بھی گھر میں کررہا ہے اور حج بھی گھر میں کررہا ہے تو عمرہ بھی ہوگیا اور حج بھی ہوگیا اور اس کے ساتھ ہی جہاد بھی ہوگیا اور مجاہدہ مکمل ہوگیا رسول اکرم ﷺ نے اس بندے کو حیثیت دے دی کہ جو جہاد کی طاقت نہیں رکھتا تھا اور شوق رکھتا تھا والدہ کی خدمت اتنا بڑا کفارہ بن گئی کہ اس نے ایک کام کیا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے لاتعداد انعام عطا فرمادیئے ہیں

ماں کی خدمت کی تاکید

حضور نبی اکرم ﷺ کئی مواقع پر ماں کی خدمت کی تاکید کی ہے اس سلسلے میں کئی احادیث موجود ہیں بالخصوص حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہے:

میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

مین نے عرض کی یا نبی اکرم ﷺ میں یہ کافی عرصہ سے عزم کرتا ہوں کہ آپ کے ساتھ مجھے جہاد کرنے کا موقع مل جائے اور آپ کی قیادت میں جہاد کو جاؤں۔یہ میرا بڑا شوق ہے اور یہ میں پورا کرنا چاہتا ہوں۔اور یہ میرا شوق اس لئے ہے تاکہ میں اللہ تعالیٰ خوشنودی حاصل کرسکوں ۔مجھے کوئی نمائش کی ضرورت نہیں، میں اللہ کی رضا کی خاطر جہاد کرنا چاہتا ہوں۔اور دارآخرت کے لئے میں جہاد کرنا چاہتا ہوں۔چونکہ نبی اکرم ﷺ کو سائل کے چہرے کا ہی نہیں بلکہ دل کا

marfat.com

بھی پتہ ہوتا ہے۔ کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:
(ویحک) کا بظاہر معنیٰ یہ ہے کہ تو تباہ ہو جائے لیکن نبی پاک ﷺ کسی صحابی کو یہ فرمائیں تو مطلب ہوتا ہے تو جیتا رہے اور تو جنت میں سلامت رہے آپ ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا تیری والدہ حیات ہے؟ اب نبی پاک ﷺ اصل میں جو اس کے دل میں مسئلہ تھا وہاں تک پہنچ گئے اور فرمایا: کیا تمہاری والدہ زندہ ہے؟ تو وہ صحابی کہنے لگے:
ہاں یارسول اللہ ﷺ میری والدہ زندہ ہے تو آپ نے فرمایا: گھر واپس لوٹ جاؤ اور اپنی والدہ کی خدمت کرو۔ تجھے میرے ساتھ میری قیادت میں اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کا ثواب مل جائے گا حضرت معاویہ بن جاہمہؓ کہتے ہیں مجھے شوق بڑا تھا اور میرا دل بجھ گیا تھا کہ مجھے نبی پاک ﷺ نے قبول ہی نہیں کیا۔ کہتے ہیں پہلے میں نے دائیں طرف سے پوچھا تھا مجمع لگا ہوا تھا میں چلتا ہوا بائیں طرف سے آ گیا اور پھر میں کہا یارسول اللہ ﷺ: مدتوں سے میرا جہاد کرنے کا شوق تھا اور آپ کی قیادت میں کرنا چاہتا ہوں اور آج آیا ہوں مجھے منظور فرمالیں آخرت کے لئے جہاد کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے پوچھا: کیا تمہاری والدہ زندہ ہے؟ تو کہتے ہیں: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اپنی والدہ کی خدمت کرو۔ اللہ تعالیٰ تجھے میرے ساتھ مل کے جہاد کا ثواب عطا فرمائے گا۔ حضرت معاویہؓ کہتے ہیں میں پھر مایوس ہوا کہ دوسری بار بھی کام نہیں ہوا۔ فرماتے ہیں تیسری بار میں سامنے سے آ گیا اور میں نے عرض کی: مدتوں سے میرا جہاد کا شوق تھا اور آپ کی قیادت میں کرنا چاہتا ہوں۔
اور آج آیا ہوں مجھے قبول فرمالو۔ آخرت کے لئے جہاد کرنا چاہتا ہوں۔ تو محبوب خدا ﷺ نے پھر پوچھا: کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟ تو کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اپنی والدہ کی خدمت کرو اپنی ماں کے قدموں میں رہو اور اس کے قدموں سے وابستہ ہو جاؤ۔ تیری جنت وہاں پہ آباد ہے۔ اب تین بار حضرت معاویہ بن جاہمہؓ نے پوچھا ہے اور محبوب ﷺ نے تین بار ان

marfat.com

کو لوٹا کے واپس والدہ کے پاس بھیجا ہے۔اس سے ظاہر ہے کہ کس حد تک اپنی امت کو والدہ کی خدمت کی نصیحت فرمائی ہے اور اس خدمت سے کتنا اجر و ثواب ملتا ہے۔

ضمناً اس حدیث سے یہ بھی ظاہر ہو گیا ہے کہ ہمارے نبی اکرم ﷺ جو سوال کسی سے فرماتے ہیں تو مقصد یہ نہیں ہوتا کہ خود پتہ نہیں ہے اس لئے پوچھ رہے ہیں کم از کم پوچھنے سے تو پتہ چل ہی گیا تھا جب پہلی بار پوچھا تو انہوں نے کہا زندہ ہیں تو اب چار منٹ کے بعد کوئی بھول تو نہیں گئے۔ تیسری بار کوئی بھول تو نہیں گئے پھر بھی پوچھا ہے کیا والدہ زندہ ہیں

تو مطلب یہاں علم حاصل کرنا نہیں ہوتا، بلکہ علم عطا کرنا ہوتا ہے کہ اصل میں نکتہ وہاں سے چل کے آرہا ہے عذر کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں تا کہ مجھ سے پوچھے بغیر خود ہی اچھا سمجھ جائیں کہ اصل سبب کیا کہ میں کیوں نہیں جا سکتا

اسی طرح ایک واقعہ حضرت ابو ہریرہؓ سے متعلق ہے ملاحظہ فرمائیں معجم کبیر میں طبرانی نے ذکر کیا ہے۔ حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں:

جب غزوۂ خیبر کے لئے تیاری شروع ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہاں خیبر فتح ہو گا اور میں کسی ضعیف سپاہی کو ساتھ نہیں لے جاؤں گا سارے اچھے صحت مند صحابہ کرام علیہم الرضوان ساتھ لے جاؤں گا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اعلان سنا تو میں گھر والدہ سے اجازت لینے کے لئے گیا اور میں نے عرض کی:

اے میری امی! مجھے تیار کرو میں خیبر جانا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرما دیا ہے کہ غزوۂ کے لئے تیاری کرو تو میں پہلے آپ سے اجازت لینا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے تیار کریں۔ آپ مجھے اجازت دیں تا کہ میں تیار ہو جاؤں تو امی واقع ہی بہت بوڑھی تھی۔ کہنے لگیں اے ابو ہریرہؓ کیا تم مجھے چھوڑ کر چلے جاؤ گے حالانکہ تجھے معلوم ہے کہ میں نے قضائے حاجت کے لئے جانا ہو تو تمہارے بغیر نہیں جا سکتی۔ (مرفق) جدید عربی میں ٹائلٹ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے وہ جگہ

marfat.com

جہاں قضائے حاجت کی جائے۔حضرت ابو ہریرہؓ سے کہنے لگیں ۔اے ابو ہریرہؓ تو جارہا ہے ۔میں تو پیشاب اور پاخانہ کے لئے بھی تمہاری محتاج ہوں ۔تم میرے ساتھ جاتے ہو تو میں جا سکتی ہوں ۔تو کیا تم مجھے یونہی چھوڑ کر چلے جاؤ گے ۔حضرت ابو ہریرہؓ کا اس وقت اپنا عشق تھا کہنے لگے ۔میری امی آپ کی جو حالت بھی ہے میں دیکھ رہا ہوں ،مگر مجھ سے یہ برداشت نہیں ہو سکتا کہ میرے پیغمبر ﷺ تو خیبر میں لڑائی میں ہوں اور میں گھر بیٹھا رہوں ۔اس واسطے میری امی اگر آپ معذور ہیں تو میں بھی معذور ہوں ۔محبوب ﷺ تو خیبر میں ہوں اور ابو ہریرہؓ گھر میں ہو مجھ سے یہ کیسے برداشت ہو سکتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی والدہ کو پتہ چل گیا کہ یہ رکنے والے نہیں ہیں تو خفیہ طور پر نبی اکرم ﷺ سے رابطہ کیا: اس سے پہلے ابو ہریرہؓ نے کہا کہ میں نہیں رہ سکتا تو انہوں نے اپنے دودھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: اے ابو ہریرہؓ اس دودھ کا تجھے واسطہ دیتی ہوں ۔کہ تم یہیں رکو میں پیچھے کیسے زندگی گزاروں گی ۔اب وہ پریشان ہوئیں لیکن ان کو پتہ ہے کہ جن کا کلمہ ہم نے پڑھا ہے وہ ہر ایک کی پریشانی سے واقف ہیں انہیں پتہ ہے کس کو جہاد پر لے جانا ہے اور کس کو نہیں ۔یہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے رابطہ کر لیا اور آپ نے میری بات سُن لی اور مجھے فرمایا:

تم گھر چلی جاؤ ۔تمہارا کوئی مسئلہ نہیں بنے گا تمہیں کفایت کر دی گئی ہے اور تمہارا مسئلہ حل کر دیا گیا ہے تم آرام سے گھر میں رہو ۔یعنی کسی وساطت سے نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچ گئی تھی ،مسئلہ پیش کر دیا ۔محبوب ﷺ نے کہا تم مطمئن رہو تمہارا مسئلہ حل ہے جب خیبر کی میٹنگ ہوئی ۔حضرت ابو ہریرہؓ آ بیٹھے تو محبوب ﷺ کو غصہ آ گیا ،فرمایا: میں حکم دیتا ہوں تو سمجھا بھی کرو ۔کیا تم میں سے کسی کا یہ خیال ہے کہ اگر وہ گھر بیٹھا والدین کی خدمت کرتا ہے تو یہ جہاد نہیں تو اس کا یہ غلط خیال ہے ،اگر کوئی شخص گھر میں والدین کی خدمت کر رہا ہے

وہ یوں ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کر رہا ہے یہ تم میں سے کسی کا خیال ایسا کیوں بنا کہ

maktabah.org

وہ یہ سمجھتا ہے کہ والدین کی خدمت کا کوئی مقام نہیں ہے اور وہ ضرور میرے ساتھ جہاد پر جانا چاہتا ہے نبی پاک ﷺ نے فرمایا ایسی سوچ کسی کی بھی نہیں ہونی چاہئے اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا وہ گھر رہے اور حق پورا کرے والدین کی خدمت کا۔ یا ایک ان میں سے زندہ ہو تو اس کو اجر پورا دیا جائے گا حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ یہ اشارہ میری طرف ہے اور سمجھایا مجھے جا رہا ہے، کہنے لگے اس کے بعد، دو سال اس کے بعد میری امی زندہ رہیں اور دو سال میں نے کسی جہاد پر جانے کا سوچا بھی نہیں دو سال میں گھر میں ہوں اور سارے غزوات میں جانا ترک کر دیا۔ اور سید عالم ﷺ کے جملوں کی تاثیر اور یہ صحابہ کرامؓ کے دل کی اطاعت کا جذبہ ہے کہ مقصد تو ہے سرکار ﷺ کو راضی رکھنا۔ اگر جہاد پر جانے سے حضور ﷺ ناراض ہو جائیں تو ایسے جہاد کا کوئی فائدہ نہیں اور سرکار ﷺ گھر رہنے سے راضی ہو جائیں تو گھر رہنا کتنا افضل ہے لہٰذا حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ محبوب ﷺ کے اس جملے سے مجھے یہ سمجھ آ گئی کہ نبی پاک ﷺ کس قدر میری والدہ کے بارے میں آپ شفقت کا اظہار فرما رہے ہیں اور والدہ کی خدمت آپ کو کتنی مطلوب ہے لہٰذا دو سال تک پھر میں نے کبھی جا کے پوچھا ہی نہیں اور مسلسل اپنی والدہ کی خدمت میں مصروف رہا۔

ماں کے گستاخ کا حشر

ماں کی خدمت کا اگر اجر اتنا بڑا ہے تو اگر کوئی گستاخی کرتا ہے تو گستاخی پر وعیدیں بھی بہت زیادہ ہیں والدہ کے ساتھ جو ناروا سلوک کرتا ہے اس آدمی کے لئے بڑی سخت وعیدیں ہیں۔ اس مقام پر امام رازیؒ نے اپنی تفسیر میں یہ لکھا ہے، فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات کا زمانہ تھا تو کیا ہوا۔ ایک شخص پر نزع کا وقت تھا اس کی روح اٹک گئی اور زبان پر کلمہ شہادت جاری نہیں ہوتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کو بتایا گیا کہ ہم اس پہ شہادت پیش کرتے ہیں اور وہ زبان سے **اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد رسول الله**

marfat.com

بول نہیں سکتا۔ جس وقت یہ

بیان کیا تو نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے۔ اسے جا کے کلمہ پڑھوایا مگر پھر بھی اس سے پڑھا نہ جا سکا۔ اسکا بدن کانپ رہا تھا اور وہ تڑپ رہا تھا یعنی جس طرح جانور پر چھری چلا کے چھوڑ دی جاتی ہے یہ اس کی حالت تھی اور اس کو تلفظ شہادتین کی توفیق حاصل نہیں ہو رہی تھی ایسے میں کیا ہوا کہ اس وقت جو محبوب ﷺ کے پاس موجود تھے ان سے فرمایا

کیا یہ بندہ نماز نہیں پڑھتا تھا، کیا یہ روزہ نہیں رکھتا تھا، کیا یہ زکوٰۃ نہیں دیتا تھا۔ سب نے کہا یارسول اللہ ﷺ یہ نمازی بھی تھا، یہ روزے دار تھا یہ زکوٰۃ بھی دیتا تھا۔ تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ والدین کا نافرمان تھا؟

اب لوگوں نے بتا دیا ہاں یارسول اللہ ﷺ یہ والدین کا نافرمان تھا نمازی بھی ہے، روزے دار بھی ہے، زکوٰۃ بھی دیتا ہے، اب یوں سمجھو کہ مکمل صوفی ہے اور پھر صحابہ میں سے صوفی یعنی سارے صحابہ کے اندر عمل کی رونق موجود ہے۔ بندہ اللہ کے حق ادا کر رہا ہے مگر کلمہ شہادت اس کی زبان سے جاری نہیں رہا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا یہ والدین کا نافرمان ہے تو پھر اس کی امی کو بلا کر لاؤ۔ جس وقت امی آئی اس کی حالت ابتر تھی اس کی ایک آنکھ ٹھیک تھی اور دوسری خراب

وہ آہستہ آہستہ چلتی آ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے اس کو معاف نہیں کیا۔ تو کہنے لگی نہ اس کو معاف کیا ہے اور نہ کروں گی۔ اس نے مجھے تھپڑ مارا تھا تو یہ آنکھ خراب ہوئی۔ میری ایک آنکھ اس کی وجہ سے ضائع ہوئی ہے۔ نہ اس کو پہلے معاف کیا تھا اور نہ اب معاف کروں گی۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لکڑیاں لے کر آؤ اور آگ جلاؤ۔ جب آپ نے یہ کلمات ادا کئے تو بڑھیا نے کہا: یارسول اللہ ﷺ آپ لکڑیاں کیوں منگوا رہے ہیں اور آگ کیوں جلانی ہے آگ سے کیا کرو گے تو محبوب ﷺ نے فرمایا: میں تیرے سامنے اس کو جلاؤں گا، اس نے تجھ پر ظلم کیا

marfat.com

ہے میں اس کا اس سے بدلہ لوں گا لہٰذا آگ میں اس کو جلاؤں گا جس وقت محبوب ﷺ نے یہ فرمایا تو کہتی ہے یارسول اللہ ﷺ میں نے ایک بار نہیں کئی بار معاف کیا۔ رسول اکرم ﷺ کی حکمت کا اندازہ کیسا ہے آپ کا اس کو جلانا مقصود نہیں تھا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے حیوانوں کو جلانے سے منع کیا اور کہا کہ چیونٹیوں کو آگ کا عذاب مت دو اور آگ سے کسی چیز کو مت جلاؤ ۔لیکن ماں کے دل کو رحمت کی طرف مائل کرنا تھا۔ اور وہ شرعی طریقے پر کہ اگر اس نے تجھ پر ظلم کیا ہے تو اس کا بدلہ تو لینا ہے، یہ دنیا سے بدلہ دیئے بغیر کیسے جا سکتا ہے اس سے بدلہ لیتے ہیں تو کہتی ہے۔ میں نے اس کو معاف کیا، میں نے اس کو معاف کیا۔ اور ساتھ ہی عجیب لفظ بولنے لگتی ہے۔ یارسول اللہ ﷺ کیا نو ماہ میں نے اس کو آگ کے لئے پیٹ میں اٹھایا تھا۔ کیا دو سال میں نے اس کو آگ کے لئے دودھ پلایا تھا۔ نہیں نہیں میرے محبوب ﷺ میں نے اس کو آگ کے لئے دودھ نہیں پلایا تھا میں نے آگ کے لئے اس کو شکم میں نہیں رکھا تھا تو رسول اکرم ﷺ نے جس وقت حکمت سے اس سے معافی دلوادی ہے تو پھر کیا ہوا اب اس کی زبان بول پڑی وہ شخص جس کی زبان اٹک چکی تھی جس کی زبان سے کچھ نہیں نکل رہا تھا وہ زبان بولی ہے اور کہنے لگا:

اشھدُ ان لاَ الہ الاالله واشھدُ اَنَّ محمد رسول الله

اس کے ساتھ ہی ساری منزلیں آسان ہو جاتی ہیں تو یہ منظر ہے اگر کوئی شخص والدین کی خدمت کرتا ہے۔ والدہ کی خدمت کرتا ہے اور اس کو اجر ملتا ہے اگر نہیں کرتا تو پھر اس کے لئے وعیدیں ہیں اور سخت سزائیں ہیں سخت سزاؤں سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ والدہ کی خدمت کی جائے والد کو جنت کا درمیانہ دروازہ قرار دیا ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تین حضرات کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ان میں سے والد کی دعا جو اولاد کے لئے ہو اس کا ذکر فرمایا اور پھر والدہ ابر کرم ہے اس کی طرف سے ہر وقت رحمت کی برسات ہے

marfat.com

برائے ایصال ثواب

تمام غلامانِ رسول ﷺ و آلِ رسول ﷺ

(بالخصوص ہمارے والدین)

شیخ نثار احمد اور مہتاب بیگم

عبدالرزاق غوری اور بلقیس جہاں بیگم

اور استاذ شیخ مختار احمد ثقفی (مرحوم)

marfat.com

ملنے کا پتہ

مرکزی دار العلوم جامعہ جیلانیہ رضویہ

نادر آباد لاہور کینٹ

فون 0300-4264924

مدرسہ جیلانیہ رضویہ

گلی نمبر 16 حسنین آباد لاہور کینٹ

فون: 0301-4056499

marfat.com

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

یا اللہ جل جلالہ

یا رسول اللہ ﷺ

تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے

خوشا مسجد و مدرسہ و خانقاہ که درو بے بود قیل و قال محمد ﷺ

بسلسلہ گیارھویں شریف

ماہانہ درسِ قرآنِ کریم

پیر طریقت رہبر شریعت شیخ القرآن والحدیث

شیخ المشائخ، شیخ العلماء سیدنا و مرشدنا

حضرت سرکار ڈاکٹر

پیر محمد عابد حسین رضوی سیفی

دامت برکاتہم العالیہ

نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات ماہانہ **درس قرآن کریم** کا انعقاد ہوتا ہے

بانی و مہتمم

ابو نعمان

قاری پیر محمد رمضان عابدی رضوی سیفی

0301-4056499

مدرسہ جیلانیہ رضویہ گلی نمبر 16 حسنین آباد لاہور کینٹ

marfat.com

تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے (حدیث نبوی ﷺ)

یاالٰہی ایں مدرسہ قائم بدار فیض ایں جاری شود لیل ونہار

السلام علیکم ____________ جناب گرامی قدر

زیر سایہ
شہنشاہ بغداد پیران پیر دستگیر سرکار
غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی

پیر محمد عابد حسین سیفی

مدرسہ جیلانیہ رضویہ

گلی نمبر 16 حسنین آباد لاہور کینٹ

بیرونی مسافر، نادار، اور مستحق طلباء وطالبات کی رہائش خوراک (قیام وطعام) اور دیگر ضروریات بذمہ مدرسہ ہیں

صدقات زکوٰۃ فطرانہ عطیات گراں قدر

اور نقدی رقوم سے مدرسہ جیلانیہ رضویہ کی معاونت فرما کر دین ودنیا میں خیر وبرکت کی سعادت حاصل کریں

شعبہ جات

ناظرہ قرآن

تحفیظ القرآن

بمعہ تجوید وقرأت

داخلہ جاری ہے

ترجمۃ القرآن

اسلامی تعلیمات کی خصوصی کلاس

(برائے خواتین)

دعا گو ابونعمان قاری محمد رمضان عابدی رضوی سیفی خادم الفقراء

مہتمم مدرسہ جیلانیہ رضویہ

0301-4056499

marfat.com

آپ خود آئیں کبھی دیکھیں تو سہی   ہم نے ذروں سے تراشے ہیں ستاروں کے جہاں

مدرسہ جیلانیہ رضویہ کا

مختصر تعارف ایک نظر میں

مدرسہ جیلانیہ رضویہ کا 5 جنوری 2007 کو آغاز ہوا

مدرسہ جیلانیہ رضویہ میں تین سال کے قلیل عرصہ میں کثیر تعداد میں طلباء وطالبات حفظ وناظرہ قرآن کریم کی تعلیم سے فیضیاب ہو چکے ہیں

مدرسہ جیلانیہ رضویہ کثیر تعداد میں طلباء وطالبات کی رہائش اور خوراک و دیگر ضروریات کا کفیل ہے

مدرسہ جیلانیہ رضویہ میں ایک لائبریری کا اہتمام کیا گیا ہے جو کم وبیش 500 کتب پر مشتمل ہونے کے باوجود مالی حالت کے پیش نظر نامکمل ہے

مدرسہ جیلانیہ رضویہ میں عنقریب کمپیوٹر لیب کا اجراء کیا جائے گا

مدرسہ جیلانیہ رضویہ میں خواتین کے لئے خصوصی تعلیمی وتربیتی کلاس کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے

مدرسہ جیلانیہ رضویہ کا سالانہ خرچ تقریباً ساڑھے نو لاکھ تک پہنچ چکا ہے

مدرسہ جیلانیہ رضویہ میں رہائش کی جگہ کم ہونے کے باعث مزید طلباء وطالبات داخلہ سے محروم ہو رہے ہیں

مدرسہ جیلانیہ رضویہ کے ساتھ تعاون فرمائیں تاکہ مدرسہ جیلانیہ رضویہ اپنے تعلیمی وتربیتی منصوبہ جات کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکے

مدرسہ جیلانیہ رضویہ کی یہ مختصر صورتحال آپکے اخلاص اور اخلاق سے تقاضا کرتی ہے آپ مدرسہ جیلانیہ رضویہ کی دینی خدمات کو قریب سے دیکھیں اور علمی، روحانی، تعلیمی، تربیتی خدمات پر ہمارا ساتھ دیں

مدرسہ جیلانیہ رضویہ سے اخلاقی اور مالی طور پر تعاون فرمائیں

4 سے زائد شعبہ جات مصروف خدمت ہیں

مدرسہ جیلانیہ رضویہ

marfat.com

یا اللہ

نظرِ کرم حضور پیر صاحب
دیول شریف

شہنشاہ بغداد
سرکار غوث اعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

فیضانِ کرم حضرت پیر مدنی پیر صاحب
روات شریف

یا رسول اللہ

واللہ خیرا لرازقین

پینٹرز اینڈ پرنٹرز

پروپرائیٹر محمد ارشد علی القادری

نیز ہر قسم کی لکھائی اور پرنٹنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے

مغل آرٹ 0333-4499458

سائن بورڈ | فلیکس سائن | سستے بینرز | اشتہار | وزیٹنگ کارڈ | سکول بیج

شادی کارڈ | بروشر

Mughal سی ڈی سنٹر

سٹیکر | قوالی CD | تلاوت قرآن پاک CD | علماء کرام کے بیانات CD | دعوت اسلامی کے بیانات CD

نعت CD | گیمز CD | کارٹون CD | سوفٹ ویئر CD | ریسلنگ CD

گلبہار کالونی گلی نمبر 4 نزد نوید پان شاپ لاہور کینٹ

حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت
کے ایک ہزار سال قبل

عید میلاد النبی ﷺ کا
پہلا جلوس

پر مبنی مسز رخسانہ غوری کی شاندار کتاب

عنقریب شائع ہو رہی ہے

باہتمام **عبدالعزیز غوری**

PRINTED BY
MUGHAL PRINTERS & ARTIST
0300-4499458